ادارہ

ظلمت سے نور تک

● ایک سال میں چار ہزار قادیانیوں کا قبول اسلام: (مجلس احرار اسلام ہند کی رپورٹ)

لدھیانہ (الاحرار) مجلس احرار اسلام ہند کے شعبۂ تحفظ ختم نبوت کی جانب سے گزشتہ ایک سال میں قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرنے والے خوش قسمت افراد کے اعداد وشمار کی رپورٹ جاری کرتے ہوئے شعبہ تحفظ ختم نبوت احرار کے ناظم محمد عثمان رحمانی لدھیانوی نے بتایا کہ ایک سال میں ملک اور بیرون ملک میں چار ہزار سے زائد افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کیا ہے، رپورٹ کے مطابق قادیانیت کے دام میں پھنسے ہوئے بیشتر افراد نے ختم نبوت کے مبلغین کی دعوت وتبلیغ پر اور چند اہم حضرات نے قادیانیت اور اسلام کا تقابلی مطالعہ کر کے اسلام قبول کیا۔

رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال میں ہندوستان کے صوبہ کرناٹک میں ''اینٹی احمدیہ موومنٹ ان اسلام'' کی کوششوں سے بیک وقت تین ہزار افراد نے قادیانیت کو خیر باد کہا، نیز ہریانہ، پنجاب، اور ہماچل میں مجلس احرار اسلام ہند کے مبلغین کے ہاتھوں ۵۰ افراد قادیانیت کو چھوڑ اسلام میں داخل ہوئے جن میں پنجاب کے جگراؤں اور ہریانہ کے فرید آباد کے قادیانی افراد قابلِ ذکر ہیں، رپورٹ کے مطابق یورپ میں ختم نبوت اکیڈمی لندن کی کوششوں سے ایک سو سے زائد افراد نے قادیانیت کو ترک کر کے اسلام قبول کیا ہے، جبکہ عالمی تحریک تحفظِ ختم نبوت شعبہ تبلیغ مجلس احرارِ اسلام پاکستان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کے ہاتھوں اتنی ہی تعداد میں قادیانی اسلام میں داخل ہوئے ہیں، نیز پاکستان، بنگلہ دیش، مورشیش میں ایک سال کے دوران ۱۵۰ افراد نے قادیانی فتنہ پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام قبول کیا۔

رپورٹ کے مطابق جرمنی، لندن اور ہندوستان میں قادیانی جماعت سے وابستہ کئی اہم قادیانیوں نے اسلام اور قادیانیت کے درمیان تقابلی مطالعہ کر کے راہ حق کا انتخاب کرتے ہوئے اسلام قبول کیا ہے، جن میں قادیانی جماعت کے اہم رہنما شاعر مظفر احمد مظفر، شیخ راحیل احمد، لندن کے قادیانی ٹیچر شاہد کمال اور لندن کے عبدالکریم انور قریشی کے نام قابلِ ذکر ہیں شعبہ تحفظ ختم نبوت کے ناظم محمد عثمان رحمانی لدھیانوی نے بتایا کہ ایک سالہ رپورٹ اینٹی احمدیہ موومنٹ ان اسلام ممبئی، مجلس احرار اسلام پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند، ختم نبوت اکیڈمی لندن اور مجلس احرار اسلام ہند کی کارگزاری پر تیار کی گئی ہے، قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ گزشتہ ایک سال میں جہاں قادیانی جماعت ارتدادی کارروائیوں میں مصروف رہی وہیں اہل اسلام میں تحفظ ختم نبوت کے لیے کام کرنے کا جذبہ تیزی سے بیدار ہو رہا ہے، رپورٹ میں اس بات پر خوشی کا اظہار کیا گیا ہے کہ مجلس احرار اسلام ہند و پاکستان کی تحریک تحفظ ختم نبوت

سرگرمی کے ساتھ رواں دواں ہے اور عوام میں قادیانیت کو بڑی حد تک بے نقاب کیا جا رہا ہے (الحمدللہ)۔

● مصر میں عیسائی پادری کی اہلیہ کا قبولِ اسلام:

قاہرہ (نیٹ نیوز) مصر کے ایک بڑے پادری کی اہلیہ نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق مصری عیسائیوں کے ایک بڑے پادری کی بیوی کے قبولِ اسلام سے مقامی عیسائیوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ عیسائی پادری کی چھیالیس سالہ اہلیہ نومسلمہ سیدہ وفاء نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ انہوں نے اسلام اور عیسائیت کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ تثلیث کے مسئلہ پر بچپن سے ہی متفکر تھیں۔ انہیں تثلیث کے بجائے توحید کا فلسفہ درست معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میں قرآن مجید اور موجودہ بائبل کا موازنہ کرنا اچھا نہیں سمجھتی کیونکہ قرآن مجید تحریف سے پاک کتاب ہے جس کا ہر مضمون انسانیت کی مکمل رہنمائی کرتا ہے جبکہ بائبل کو عیسائی پادری نامعلوم کتنی مرتبہ بدل چکے ہیں۔ نومسلمہ سیدہ وفاء نے کہا کہ وہ اپنی آئندہ زندگی اسلام کی تبلیغ کے لیے صرف کریں گی۔

● لندن میں چار قادیانیوں کا قبولِ اسلام:

لندن (الاحرار) ختم نبوت اکیڈمی فارسٹ گیٹ لندن میں گزشتہ ماہ چار قادیانیوں نے اللہ کے فضل وکرم سے ختم نبوت اکیڈمی کے امیر مولانا عبدالرحمٰن باوا کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اسلام قبول کرنے والے افراد میں ایک خاتون، ان کی والدہ، بہن اور ایک بھائی شامل ہے۔ ان تمام نومسلموں کا تعلق پیدائشی طور پر قادیانی خاندان سے تھا۔ اسلام کی حقانیت کو دل سے تسلیم کرتے ہوئے ان افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ ختم نبوت اکیڈمی لندن میں ایک تقریب کے دوران اسلام قبول کرنے والے ان تمام خوش قسمت افراد کو وہاں موجود اہل اسلام نے دلی مبارک باد پیش کی اور اللہ اکبر کی تکبیریں بلند کی گئی۔

● کانگو میں عیسائی قبائلی سرداروں نے اسلام قبول کرلیا:

کانگو (نیٹ نیوز) افریقی جمہوری ملک کانگو کے چھ عیسائی قبائلی سرداروں نے اپنے قبیلے والوں کے ساتھ ایک پرہجوم کانفرنس کے دوران اسلام قبول کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ قبولِ اسلام کا یہ اعلان طرابلس میں کرنل قذافی کے سامنے کیا گیا۔ بعدازاں ان سرداروں نے نماز ادا کی۔ ادائیگی نماز کے بعد نومسلموں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا اور مزید رہنمائی کے لیے مقامی زبان میں شائع کتابیں دی گئیں۔ جن میں اسلامی عقائد اور ارکانِ اسلام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سعودی اخبار ''البیان'' کے مطابق ان سرداروں کا تعلق جن قبائل سے ہے ان کی تعداد ۱۰ ملین سے زائد ہے۔ یہ قبائل کانگو کے جنوب اور مشرق میں آباد ہیں۔ ان قبائل کے آباؤ اجداد مسلمان تھے۔ جنہیں یورپ کی عیسائی مشنریوں نے خوراک

کے لالچ کے ذریعے مرتد بننے پر مجبور کر دیا تھا۔ ان قبائلی سرداروں کے اسلام قبول کرنے سے توقع کی جارہی ہے کہ لاکھوں قبائلی بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

● دبئ میں ساڑھے تین سو غیر مسلم خواتین مشرف بہ اسلام:

دبئ (نیٹ نیوز) متحدہ عرب امارات (دبئ) میں کام کرنے والی غیر مسلم خواتین میں اسلام قبول کرنے کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ دبئ کی ایک غیر سرکاری تنظیم کے مطابق گزشتہ دس مہینوں کے دوران دبئ میں کام کرنے والی غیر مسلم خواتین میں ساڑھے تین سو خواتین نے بخوشی اسلام قبول کر لیا ہے۔ تنظیم کے مطابق ۳۴۱ خواتین نے اپنے مسلمان ہونے کی رجسٹریشن کروائی ہے جبکہ بہت ساری خواتین ایسی ہیں جنہوں نے ہی اسلام قبول کر لیا ہے لیکن وہ رجسٹریشن کروانا پسند نہیں کرتیں۔ نیٹ نیوز کے مطابق اسلام قبول کرنے والی خواتین میں زیادہ تر ملٹی نیشنل کمپنیوں میں سے ہیں۔ اسلام قبول کرنے والی خواتین کا تعلق تھائی لینڈ، فلپائن، سری لنکا، بھارت اور نیپال و بھوٹان سے ہے۔

● سوئز اسلامی تنظیم کی ترغیب پر تیس ہزار خواتین کا قبولِ اسلام:

برنی (نیٹ نیوز) مسلم آبادی کے لحاظ سے یورپ کے دوسرے بڑے ملک سوئٹزرلینڈ میں خواتین میں اسلامی کی تعلیمات عام کرنے والی تنظیم نے اپنی جاری تازہ رپورٹ میں اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ اب تک سوئٹزرلینڈ میں تیس ہزار سوئز خواتین' اسلام قبول کر چکی ہیں۔ تنظیم کے ذمہ داران کا کہنا ہے کہ ان کے کارکنوں نے ملک کے مختلف مقامات پر سیمینار منعقد کئے' جن کا موضوع ''وومن پریچنگ فار اسلام'' تھا۔ ان سیمیناروں میں اسلامی لٹریچر کے ساتھ فارم بھی تقسیم کئے گئے جن پر لٹریچر پڑھنے والوں کو اپنے احساسات و تأثرات مرتب کرنے کی اپیل کی گئی۔ تنظیم نے اپنے پریس ریلیز میں بتایا کہ اسلام قبول کرنے والی تمام خواتین عاقل، بالغ اور خود مختار تھیں۔ اسلام قبول کرنے والی خواتین کی بڑی تعداد کا تعلق مختلف سرکاری و ذاتی شعبوں میں ملازمت کرنے والی خواتین سے ہے۔ ان تمام خواتین نے انتہائی سوچ سمجھ کر اسلام قبول کیا ہے۔ نومسلم خواتین میں سے زیادہ تر کا تعلق سابق مذہب عیسائیت سے ہے۔ نیز بدھ مذہب کی خواتین بھی اسلام قبول کرنے والی خواتین میں شامل ہیں۔

دوسری جانب اتنی بڑی تعداد میں اسلام قبول کرنے والی خواتین کے متعلق امریکی اور یورپین میڈیا نے انتہائی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کئی یورپین اخبارات نے تو اس رپورٹ کو ''سوئٹزرلینڈ میں اسلام کی فتح'' کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ یورپین میڈیا نے اسے یورپ کے لیے خطرناک بتایا ہے لیکن حکومت سوئٹزرلینڈ نے اس پر کسی قسم کے ردِّعمل کا اظہار نہیں کیا ہے۔ اس قدر سوئز خواتین کا اسلام قبول کرنا اس بات کی زندہ دلیل ہے کہ خواتین کے بنیادی حقوق کا ضامن صرف اسلام ہے۔ اسلام میں عورت کو خصوصی احترام عطا کیا جاتا ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب میں ایسا کچھ نہیں ہے۔

● فرانس میں ایک سال میں ۵۰ ہزار افراد کا قبولِ اسلام:

پیرس (نیٹ نیوز) فرانس میں سال ۲۰۰۴ء کو ''ائیر آف اسلام'' قرار دیا جا رہا ہے۔ ۲۰۰۴ء میں پچاس ہزار افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ فرانس کی وزارتِ داخلہ کے مطابق گزشتہ سال ۵۰ ہزار لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے جبکہ لاکھوں کی تعداد میں اسلامی کتب کی فروخت ریکارڈ کی گئی ہے۔ افریقی نژاد مسلمانوں کو سینٹ تک پہنچنے میں رسائی حاصل ہوئی۔ فرانس میں مسلمانوں کو اخوت، بھائی چارے اور محبت کی وجہ سے ایک فرانسیسی اداکار نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ نومسلم جمیل ڈیپوز نے ایک انٹرویو میں کہا کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور میں نے رمضان میں کبھی الکوحل نہیں پی اور نہ ہی میں نے کبھی سگریٹ پی ہے۔ گزشتہ سال فرانس میں مسلمان بچیوں کو حجاب کی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے اسکول سے چالیس مسلمان بچیوں کو اسکولوں سے نکال دیا گیا ہے۔ فرانس کی حکومت کی جانب سے حجاب پہننے کے حوالے سے حقوق کے عالمی اداروں نے اس قانون کو مسترد کر دیا ہے فرانس میں مسلم علماء کی شدید خفیہ نگرانی کی گئی جبکہ مسلم علماء کو ملک سے نکالنے اور بعض مساجد کو بند کرنے کی دھمکی بھی دی گئی تھی۔

● لاطینی امریکی مسلم خواتین کی تعداد چالیس ہزار سے متجاوز:

واشنگٹن (الاحرار) لاطینی امریکی خواتین کا خیال ہے کہ اسلام ہی خواتین کو مکمل احترام عطا کرتا ہے۔ کرسچین سائنس مانیٹر نے اپنی دسمبر کی اشاعت میں نومسلم جیسن پی نٹ کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ مسلمان مرد انہیں احترام سے مخاطب کرتے ہیں اور اشتہا انگیز نظروں سے نہیں دیکھتے۔

ایک اور امریکی اخبار نے لکھا ہے کہ امریکی عورتوں کے لیے اسلام قبول کرنا آسان ہو رہا ہے۔ نیوجرسی یونین کی مسجد میں نماز ادا کرنے والوں میں نصف تعداد نومسلم لاطینی امریکی خواتین کی ہوتی ہے۔ اسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکہ کے مطابق لاطینی امریکی مسلم خواتین کی تعداد ۴۰ ہزار سے زائد ہو گئی ہے۔ اسلام قبول کرنے والی امریکی خواتین کا کہنا ہے کہ ہم نے اسلام اس لیے قبول کیا ہے کہ اس میں خواتین کے ساتھ احترام کا سلوک کیا جاتا ہے اور اسلام اپنے شوہر کے ساتھ وفاداری کا سبق دیتا ہے اور اسی طرح شوہر کو بیوی کے حقوق ادا کرنے کا پابند کرتا ہے۔